

(درجہ اول نمبر ۲۶۵۰)

شہزادہ



فروری ۱۹۳۱ء

ظہورِ حمیتِ بکوی
مدینہ

سک گار

علی حضرت جامع الشریعت والطریق فخر العلماء قدوة الابرار
امام العاشقین مولانا الحاج محمد ذاکر گوی نفع کل اللہ افریقہ

وہجانبہ سرائیہ جرنل کی زیر نگرانی پیش کیا

اغراض و مقاصد

(۱) اندرونی بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت اسلام (۲) اصلاح رسوم
احیاء و اشاعت علم دینیہ۔

قواعد و ضوابط

(۱) سالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ بذریعہ وی پی پی پانچ آنہ زیادہ خرچ
ہوتے ہیں جو صاحب پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم بغرض اعانت رسالہ فرمائیں
گے۔ وہ معاون مقرر ہونگے۔ اسے حضرات کے اسماء گرامی شکریہ کیساتھ
درج رسالہ بنوا کریں گے۔ (۲) غریب و مفلس اشخاص اور طلبہ کیلئے رعایتی قیمت
سالانہ مقرر ہے۔ (۳) ارکان حزب الانصار کے نام رسالہ بلامعا و منہ
بھیجا جاتا ہے چندہ رکیزیت کم از کم ۴ روپہ یا تین روپیہ سالانہ مقرر ہے۔
(۴) نمونہ کا پرچہ ہر کے گیت ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے۔ مفت نہیں بھیجا
جاتا۔ (۵) رسالہ ہر ماہ کی یکم کو بھیرہ سے ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ محکمہ
ڈاک کی بے عنایتیوں اور دیہات کے چھٹی رسالوں کی غفلت کی وجہ سے
اکثر رسائل راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جس صاحب کو ہ تاریخ
تک رسالہ ملے وہ اطلاع دیدیا کریں۔ ورنہ دفتر ذمہ دار نہ ہوگا جملہ خط و کتابت رسالہ
ذکر

منتج رسالہ شمس السلام بھیرہ پنجاب موٹی چاہیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اٰمِیْنُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

شمس الاسلام

بکھیرہ پنجاب

جلد ۲ بابت ماہ فروری ۱۳۳۱ء مطابق ماہ شوال المکرم ۱۳۲۹ھ نمبر ۲

صفحہ	فہرست مضامین	نمبر شمار
۲	ماخوذ	۱ باب التفسیر
۴	مدیر	۲ باب الحدیث
۵	"	۳ باب الفقہ
۷	"	۴ باب جواہر
۹	"	۵ ماہ شوال المکرم
۱۰	عبد المجید بکھیری	۶ نعت
۱۱	مولوی سید کریم حسین شاہ صاحب	۷ قدوائی کنڈ کے پچاس جھوٹ
	چرا سید شاہ	
۲۱	ماخوذ	۸ خلافت عباسیہ
۲۲	قاضی ابوالمحمد عبید اللہ علوی	۹ اہل شیعہ کے مسائل
۳۰	مولوی محمد تازہ گل صاحب مس	۱۰ شیعوں کی من سوز حرکات
۳۵ تا ۳۸	---	۱۱ متفرق
۳۹	---	۱۲ شکرہ معارفین
۴۰	حکیم حافظ غلام حبیبی صاحب بکھیری	۱۳ حفظان صحت

باب تفسیر صحابہ کرام کا خلاصہ اور باہمی الفت

وَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَالْفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُضْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَالْقَدْ كَلَّمَكُم مِّنْهَا (نن تناول عمران)

ترجمہ - یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر جبکہ تم آپس میں دشمن تھے۔ پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ (دوزخ) کے گڑھے کے کنارہ پر تھے۔ پھر خدا نے تمکو اس سے نجات دی۔

ف۔ یہی مضمون ایک دوسری آیت میں اس طرح آیا ہے۔ هُوَ الَّذِي اَيَّدَكَ بِتُغْوَاهِ وَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَ اَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ اَنفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مَّا اَلْفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَ لَكِنَّ اللَّهَ اَلَفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ احْسِبْكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (افاعلمو)

ترجمہ - وہی اللہ ہے جس نے آپ کو اے نبی اپنی مدد سے اور ایمان والوں کی قوت دی۔ اور ان کے دل میں الفت پیدا کر دی۔ اگر آپ تمام روئے زمین کی دولت خرچ کر دیتے تو ان کے دل میں الفت پیدا نہ کر سکتے۔ لیکن اللہ نے ان میں باہم الفت پیدا کر دی۔ بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔

ف۔ ایک مضمون تو ان دونوں آیتوں میں مشترک ہے۔ اور ایک مضمون غیر مشترک ہے۔ مشترک مضمون یہ ہے۔ کہ خدا نے خبر کر دی۔ کہ صحابہ کرام میں باہمی الفت سخت عداوت تھی۔ لیکن ان کی عداوت کا وعدہ کر دینا انسانی طاقت سے بالاتر تھا۔ حتیٰ کہ

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی اُن کی عداوت نائل نہ کر سکتے تھے۔ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کی عداوت دور کر کے اُن میں دلی الفت پیدا کر دی۔ یہاں تک کہ وہ بھائی بھائی ہو گئے۔

اس مضمون میں دو زبردست نتیجے برآمد ہوئے۔ اول یہ کہ مذہب شیعہ کا بیان ہے۔ کہ صحابہ میں باہم محبت و اتفاق نہ تھا۔ وہ دیرینہ عداوتیں ان میں بہ طور قائم تھیں حضرت علی کے سب دشمن تھے۔ یہ بیان غلط ہو گیا۔

دوم یہ کہ معلوم ہوا صحابہ مخلصین کی ایک بڑی جماعت تھی۔ مذہب شیعہ کی یہ تعلیم کہ صرف چار پانچ اشخاص مخلص تھے۔ باقی سب منافق تھے غلط ہے کیونکہ ان چار پانچ اشخاص میں نہ تو پہلے سے کوئی عداوت تھی۔ نہ چار پانچ اشخاص میں الفت پیدا کر دینا کوئی ایسا بڑا کام ہے جس کو اس اتہام کے ساتھ ذکر کیا جائے۔ پس ضرور ہوا کہ صحابہ مخلصین کی ایک بڑی جماعت مانی جائے۔ اور اُن میں باہم الفت و محبت تسلیم کی جائے۔

غیر مشترک مضمون یہ ہے کہ پہلی آیت میں ارشاد ہوا کہ صحابہ نبی و نوح کے کما ہے پر پہنچ گئے تھے۔ خدا نے تم پر احسان کیا۔ کہ تم کو اس سے نجات دی۔ اور دوسری آیت میں ارشاد ہوا۔ کہ اے نبی آپ کی مدد کے لئے وہ مومنین کافی ہیں جو آپ کے پیرو ہو چکے ہیں۔ ان دونوں مضمونوں کی تصدیق مذہب شیعہ کی تعلیم پر ناممکن ہے۔ کہ حضرات شیعین کے مومن نہ ہونے کی وجہ تمام جماعت صحابہ کو بائستثناء چار پانچ اشخاص کے منافق و مرتد ہونا ماننا پڑتا ہے۔ لہذا وہ دوزخ سے نجات یافتہ نہ ہوئے۔ اور خدا نے جس کے نجات یافتہ ہوئے کی خبر دی اُس کا منافق ہونا یا مرتد ہونا محال ہے۔ نیز جبکہ اصحاب سب مرتد مان لئے جائیں۔ منافق کہے جائیں۔ تو حضرت کی مدد کے لئے چار پانچ اشخاص کیے کافی ہو سکتے ہیں۔ حضرت علی اگر تنہا مدد کے لئے کافی ہوتے۔ تو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بقول شیعہ بے مددگار ہونے کے سبب حضرت صدیق کے ہاتھ پر بیعت کیوں کرتے۔

باب الحدیث نماز چاشت

(از شامال ترمذی)

(۱) مفاد کہتی ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ چار رکعت پڑھتے تھے جس قدر اللہ چاہتا تھا۔ زیادہ بھی کر دیتے تھے۔

(۲) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت چھ رکعت پڑھتے تھے۔

(۳) عبدالرحمن بن ابی بکر کہتے ہیں۔ کہ مجھے کسی نے نہیں بیان کیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا صائم ہانی کے انہوں نے التبتہ بیان کیا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے غسل کیا۔ پھر اٹھ رکعت نماز پڑھی۔ اس سے زیادہ ملی نماز پڑھتے ہوئے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ صرف یہ کہ رکوع و سجود آپ پڑے کرتے تھے (۴) عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاشت پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں مگر سفرے تشریف لاتے تھے۔

۵ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نماز چاشت کا اس قدر التزام کر لیتے تھے کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ اب کبھی نہ چھوڑیں گے۔ پھر آپ چھوڑ دیتے تھے۔ کہ ہم کہتے تھے اب کبھی نہ پڑھیں گے۔

(۶) حضرت ایوب البوصاری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو اہل آفتاب کے وقت چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ کہا یا رسول اللہ

کہتے ہیں چار رکعتیں زوال آفتاب کے وقت ہمیشہ پڑھا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا زوال آفتاب کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پھر انہیں بند کر دیتے ہیں تاکہ نماز ظہر پڑھ لی جائے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے لئے کوئی سفید چیز اوپر چڑھے۔ میں نے پوچھا کہ ان سب میں قرأت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کہ کیا ان کے درمیان سلام حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۷) ایک دوسری سند سے بھی ابو ایوبؓ یہی مضمون مروی ہے۔

(۸) عبد اللہ بن سائب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتیں بعد زوال آفتاب کے قبل ظہر کے پڑھا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ وقت ایسا ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ میرا کوئی عمل نیک اس وقت میں اوپر چڑھے۔

(۹) عاصم بن ضمرہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قبل ظہر کے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور جان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان چار رکعتوں کو بوقت زوال پڑھتے تھے۔ اور ان میں طول دیتے تھے۔

باب الفقہ

احکام عید

نماز عید دو رکعت ہے جب تکبیر تحریر ہو جائے پڑھے۔ اور جب سبحانک اللہم و بحمدک الخ پڑھ چکے۔ تو تین تکبیر کہے۔ پھر الحمد شریف اور کوئی سورہ شریف پڑھے۔ دوسری رکعت میں الحمد شریف اور سورہ پڑھنے کے بعد تین تکبیر کہکر رکوع کے واسطے ایک تکبیر کہے۔ اور جب معمول نماز کو پورا کرے۔ اول رکعت میں جو تین تکبیر کہے۔ وہ اس طرح سے کہ ہاتھ کان کی لوت تک لے جائے اور اللہ اکبر کہکر چھوڑ دے۔ اسی طرح دوسری اور تیسری تکبیر کہے۔ مگر تیسری تکبیر ادا کرنے کے بعد ہاتھ باندھ لے۔ اور ایسا ہی دوسری رکعت میں جب الحمد

شرعیہ اور سورہ کے بعد تین تکبیر کہے۔ تو اسی طرح عمل کرے۔ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے جن میں احکام صدقہ فطر و قربانی وغیرہ ہوں۔ خطبہ کا سنتنا ضروری ہے۔ اکثر لوگ بغیر سنے بھاگ نکلتے ہیں۔ ایسا کرنا منع ہے۔ نماز کے لئے جس راستہ سے جائے آتے وقت بدل دے پیادہ جانا چاہئے۔ اور کبیر عید الفطر کو راستہ میں آہستہ اور عید الضحیٰ کو نماز سے دس آکر۔ نماز عیدین واجب ہے۔ یہ نماز امام کے ساتھ عید گاہ میں ادا کرنی چاہئے۔ نماز عید سے پہلے کسی قسم کے نفل عید گاہ میں نہ پڑھے جائیں۔ اس نماز کا وقت دو نیزہ بھر آفتاب چڑھنے سے نول تک ہے۔ جو شرائط جمع کی ادائیگی کے لئے ہیں۔ وہی عیدین کے لئے ہیں۔ خطبہ عیدین میں سنت ہے۔ اور جمعہ میں فرض۔ عیدین کے دن مسواک کرنا۔ خوشبو لگانا۔ اور اچھے کپڑے پہنا سنجیدہ ہے۔

صدقہ فطر

عید الفطر کے دن نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا مرد و عورت چھوٹے بڑے۔ آزاد و غلام سب پر واجب ہے۔ عید سے ایک دو دن پہلے بھی صدقہ فطر ادا کرنا جائز ہے۔ مگر مناسب یہی ہے۔ کہ عید الفطر کے روز صبح قبل از نماز عید ادا کرے۔ نماز عید کے بعد ادا کرنا تطوع ہوگا۔ جس شخص کے پاس مکان۔ لباس۔ اثاثا البیت۔ گھوڑے۔ اور اوزار کے سوا زکوٰۃ کے نصاب کے برابر مال موجود ہو۔ اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ فطر میں مال پر سال گذرنے کے کوئی شرط نہیں۔ امام شافعیؒ اور دیگر فقہاء ایسے شخص پر بھی صدقہ فطر واجب قرار دیتے ہیں کہ جو صرف ایک دن رات کے نفقہ سے زیادہ رکھتا ہو۔ اور اگر ایک دن رات کے لئے نفقہ کا مالک ہے۔ تو وجوب ساقط ہے۔ جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اس پر زکوٰۃ بینا حرام ہے۔ صدقہ فطر چھوٹے بچوں اور خدمتی غلام کی طرف سے باپ اور آقا ادا کر سکتے ہیں۔ کی طرف سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ادا کرنا واجب نہیں۔

میں لینے مال سے ادا کرے۔ مگر آئمہ کے نزدیک واجب سے بڑے
چھوٹی کی طرف سے باپ پر بھی واجب نہیں۔ اگر غلام کا خرچہ تو اٹھائی پر
واجب ہے۔ کہ اس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے۔ ماضی میں ہے
کہ صدقہ فطر اشیاء میں ادا کیا جائے جن میں جناب رحمتہ اللہ علیہ
وسلم نے ادا کیا ہے۔ اور وہ اشیاء یہ ہیں۔ گہوڑے جو۔ آٹا۔ ستو
انگوڑ۔ خربازہ۔ اگر گہوڑے ستو۔ آٹا یا انگوڑ میں ادا کرے۔ تو نصف صاع
ادا کرنا ہوگا۔ سادہ اگر خربازہ میں ادا کرے۔ تو پورا صاع ہوگا۔ گہوڑے جو
کا آٹا و ستو گہوڑے جو بھی جائے گی۔ اگر مناسب سمجھے تو نقد قیمت میں
ادا کر سکتا ہے۔ بلکہ بعض حالت میں قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ
مسلمین اپنی مرضی کے موافق استعمال کرتا ہے۔ ملک پنجاب کے بعض
اضلاع میں صدقہ فطر امان ساجد کا حق سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ
نا جائز ہے۔ صدقہ فطر صرف مسکین و فقرا کا حق ہے۔ امان ساجد
میں سے کسی مفلس یا غریب کو دینے میں کوئی ہرجا نہیں۔ مگر اس کے
حق امامت نہ سمجھا جائے۔

صاع کی مقدار میں آئمہ کا اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہ ہے۔ کہ
آٹھ رطل عراقی کے برابر ہوتا ہے جس کو چاہئے ہاں ترویجہ سیر کے چاہنے
سے جو کہ اسی (۸۰) روپیہ کا ہوتا ہے۔ قریباً اڑھائی سو سمجھا جاتا ہے۔
اڑھائی سو (۲) روپیہ کی قدر زیادہ ہے۔ مگر احتیاطاً اس زیادتی
کا کچھ قدر نہیں بلکہ اچھی ہے۔ کیونکہ صدقہ فطر میں داخل ہے۔

سلیک خواجہ

از مغلطی سلطان المثلیم حضرت خواجہ سید نظام الدین محبوبی
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ ماخذ از راحت المحبین مرتبہ حضرت امیر خسرو
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شکل کے روز ۲۰ ہجری الاول ۱۹۱۷ء کو فرمایا کہ میں نے فتاویٰ میں لکھا دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت میں پیدا کی ہیں۔ ایک یانی کی۔ دوری دودھ کی۔ تیسری شراب کی چوتھی شہرہ کی۔ پھر فرمایا۔ ابو بکر کی مثال یانی کی ندی کی طرح ہے۔ یانی سے ہر چیز زندہ ہوتی ہے۔ اور عمر کی مثال دودھ کی ندی کی سی ہے۔ کہ سب کو جب تک دودھ نہ پیئے۔ نشوونما نہیں پاتا۔ پس اسلام نے بھی نشوونما حاصل کیا۔ ابو بکر کی وجہ سے کیا۔ عثمان کی مثال شراب کی ندی کی سی ہے جس سے نمازیوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ ابراہیم بن خضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مثال شہد کی ٹھلے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہشت میں سبیل۔ زنجبیل۔ حین اور کافور کے چٹے پیدا کئے ہیں۔ جسے کلام مجید میں فرمایا ہے۔ وَعَيْنَا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا وَعَيْنَا لِشَبَابٍ بِهَا مَقْرَبٍ وَعَيْنَا فَنَجْعَلُ لَهَا سَلْسِلًا ۖ - بعد ازاں فرمایا کہ بے بدینوں ان چار کلمات کی ابتداء میں سے ہے۔ مثلاً عشق ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ رضی اللہ عنہم۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ان چار شخصوں سے انہی شخصوں کو حصہ ملتا ہے جو چاروں یا اعلیٰ کو دوست رکھے۔ پھر فرمایا کہ حدیث میں ہے۔ اخذوا صحابی علی العالمین سوی المؤمنین والمہدیین واخذوا من اصحابی ولعنت وجعلہم اربعاً وھم ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ - عنی یعنی بشارت اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو برگزیدہ بنایا۔ اور ان میں چار کو خاص کر یعنی ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ علی رضی اللہ عنہم۔

بعد ازاں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو اپنے پاس بلا لیا۔ اس وقت میں صدیق ابو بکرؓ صدیق کے ہمراہ بہشت میں داخل ہونگے۔ امر و موقوف کے بجائے داتے عمر کے ساتھ۔ اہل عہد عثمان کے ساتھ۔ اہل سخا اور نیک جو

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ۔ اہل علم مغاذیل کے ساتھ۔
اہل قرآن ابی کعب کے ساتھ۔ درویش ابی دردا کے ساتھ۔ اہل بد
اہل دردا کے ہمراہ۔ شہید حمزہ کے ہمراہ۔ اہل اہل موذت بلال کے
ہمراہ بہشت میں داخل ہونگے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ ابوبکر و ذر العالی
امتی بعدی۔ و عمرو حبیبی و عثمان مینی و علی احنی و صائب
لوائی۔ یعنی ابوبکر میرے وزیر ہیں۔ اور میری امت کو قائم کرنے
والے عمر میرے دوست ہیں۔ اور عثمان مجھ سے ہیں اور علی میرے
بھائی ہیں۔ اور میرے جھنڈے کے مالک ہیں۔

ماہ شوال المکرم

ماہ رمضان کے بعد ماہ شوال مسلمانوں کے لئے عید و مسرت کا پیغام
لیکھ کر دیا ہوتا ہے۔ روزہ داروں کے لئے اس کا پہلا دن بخشش و غفران
یوم عید ہے جس طرح تیس دن کے بعد مزدور کو مزدوری کا حق ملتا ہے۔
اسی طرح عید کے دن روزہ داروں پر رحمت و فضل و کرم کی بارش ہوتی
ہے۔ ماہ شوال میں جو نوافل و آواراد سلف صالحین سے منقول ہیں
وہ درج کئے جاتے ہیں۔

دن عید کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے
بعد بسم (سورہ) اور دوسری میں سورہ الشمس اور تیسری میں الباقی اور
چوتھی میں الم نشرح ایک ایک بار۔ اور نماز کے بعد ۲۱ بار سورہ اخلاص
پڑھے۔

(۲، ۶) شوال کو چھ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورہ
والسما والاطلاق ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ۱۰۰ دفعہ درود شریف
پڑھے۔ (۳) ماہ شوال کے آخر عشرہ میں ہر روز سورہ فاتحہ پڑھے۔

عبید کے بعد ماہ شوال کے پہلے چھ ایام میں روزہ رکھنے کا بڑا ثواب ہے۔

نعت

ہمارا سرور ہمارا ہادی جمیل بھی ہے کریم بھی ہے !!
 وہ میرے ثواباتِ نشہ حیاتِ نسیم بھی ہے و نسیم بھی ہے
 وہ آفرینش کی زینتِ زینت و ساری دنیا کے حق میں رحمت
 شفیقِ عالم رفیقِ اُمتِ رؤف بھی ہے کریم بھی ہے
 وہ مکہ گاہ گناہگاروں وہ عاصیوں کا چھڑانے والا !!
 وہ سیکڑوں کا بروئے مشر صدیق بھی ہے حمیم بھی ہے
 وہ تاج ہے سائے انبیاء کا سراج ہے عبدِ اولیاء کا
 صفتِ خالقِ بحیّٰ مولاِ غلیل بھی ہے کلیم بھی ہے
 ہے مصائبِ نہ منہ سے اُف کی خطا شماروں کو دی حافی
 وہ صبر آموزِ عفو سیرتِ حلیم بھی ہے کلیم بھی ہے
 جو اُس پیارے کا موخالف کے کم و بیش اُس کے شاہ میں
 جنابِ حق سے خطاب اُس کا انیم بھی ہے نسیم بھی ہے
 خدا کا محبوب ہے وہ بندہ کہ جس کے دل میں ہے حبِ احمد
 اُسی کی خاطر حشر کے اندر نہشت بھی ہے نسیم بھی ہے
 بلائے افکار سے رہ کر خزانہِ عیب سے عطا کر
 کثیرِ افضل و کرم الہی کثیر بھی ہے عیسیم بھی ہے
 نبی و آلِ نبی کا صدقہ مجید کی کر مراد پوری !!
 تو جانتا ہے ہر اک کی حاجتِ خیر بھی ہے علیم بھی ہے

(عبدالحجیر اسلامیکول بھیرہ)

قادیانی کذاب کے پچاس جھوٹ

۱۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر ان پیشینگوئیوں کے گواہ تمام اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں۔ کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے دیکھو اعجاز احمدی صاحب

۲۔ مرزا صاحب اپنی کتاب شہادت القرآن کے صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں۔

شہادۂ بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ کہ آسمان سے آواز آئیگی۔ کہ ہذا خلیفہ الہی المہدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس بابہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب مبدیہ کتاب اللہ ہے الخ۔

۳۔ مرزا صاحب اپنی کتاب اربعین مذہبہ صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں۔ کہ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی صاحب شہنشاہ علی گڑھ صاحب نے میری نسبت قطعی حکم لگایا۔ کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرگیا۔

۴۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۱ اور بعض احادیث میں بھی آچکا ہے۔ کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے۔ کہ وہ ذوالقرنین ہوگا۔

۵۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۸ ایسا ہی حدیث صحیحہ میں آیا تھا۔ کہ وہ مسیح موعود صدی کے سربراہ ہوگا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔

۶۔ تحفہ گوڑویہ کے صفحہ ۳۱ پر آپ نے لکھا ہے۔ اور پھر اس جگہ وہ حدیث جو کنز العمال میں لکھی ہے حقیقت کو اور بھی ظاہر کرتی ہے یعنی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کو اس ابتلا کے زمانہ میں جو صلیب کا زمانہ تھا۔ حکم ہوا کہ کسی اور ملک کی طرف چلا جا۔ یہ مشر بہ یہودی مہتاری نسبت بدلتا دیکھتے ہیں۔ اور فرمایا کہ ایسا کر کہ ان ملکوں سے دور نکل جاتا مجھ کو شناخت کرے یہ لوگ دیکھ نہ دیں۔

۷۔ کتاب مسیح ہندوستان کے صفحہ ۵۳ پر لکھتے ہیں۔ اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے۔ کہ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کی عمر

ہیں۔ (ریج ہندوستان میں ۱۹۵۷ء)

۱۵۔ لکھ خستہ القماریہ وان لی خستہ القماریہ المشتعلات انتک۔ ترجمہ۔ اس کے یعنی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چاند کے خوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کریگا۔ اعجاز احمدی ص ۷۔

۱۶۔ پھر مرزا جی فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔ اخبار البدیع ۱۹ ستمبر ۱۹۷۷ء

۱۷۔ پھر مرزا جی کا فرمان لیکن ضرور تھا۔ کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں جن میں لکھا تھا۔ کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا۔ تو اسلامی علماء کے ہاتھوں سے دم لگا دیا جائیگا۔ وہ اس کو کا فر قرار دیتے۔ اور اس کے قتل کے فتوے دے جاویں گے۔ اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔ اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائیگا۔ اربعین غیرہ ص ۱۷۔

۱۸۔ قسم لکھا کہ مرزا صاحب مرزا احمد بیک ہوشیار پوری کو خط لکھتے ہیں میں خدائے تعالیٰ کی قسم ہے۔ کہ میں اس بات میں باطل نیچا ہوں۔ کہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا۔ کہ آپ کی دختر کلان کا بھتیجہ اس عاجز سے ہوگا۔ اور اگر دوسری جگہ ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ کی تہنیتیں وارد ہوں گی۔ اور آخر کار اسی جگہ ہوگا۔

۱۹۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھا ہے۔ کہ اس میں ایک اشتہار ایک مقدمہ چار فصلیں اور ایک خاتمہ ہے۔ مگر کتاب کو جب دیکھتے ہیں تو اس میں صرف ایک اشتہار۔ ایک مقدمہ اور ایک فصل ہے۔ تین فصلیں اور ایک خاتمہ نذر دے رہے ہیں (براہین احمدیہ)

۲۰۔ مرزا صاحب نے اپنی عمر ازالمہ ادا نم صفحہ ۳۵ میں الہام سے یہ سال لکھی ہے ماس کے بعد ۱۹۰۳ء میں ایک صاحب قبر کی دعا سے بذریعہ روحانی پیکانے برس کرا لی۔ اخبار الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ پھر مولوی مردان حیدر آبادی نے اپنی عمر میں سے ۵ سال کاٹ کر مرزا صاحب کو دے ازالمہ ادا نم صفحہ ۵۹۔ گویا سو سال کی عمر الہام اور مولوی مردان علی کے عطیہ سے پوری

ہوئی۔ لیکن افسوس کہ مرزا صاحب صرف چھ یا سٹھ سال زندہ رہے۔

۲۱۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ طاعون دنیا میں اس لئے آئی ہے۔

کہ خدا کے میسج موعود سے نہ صرف انکار کیا گیا۔ بلکہ اس کو دکھ دیا گیا۔ الخ و دفع اللہ

۲۲۔ مرزا جی کو ۱۸۷۷ء میں الہام ہوا۔ کہ تیرے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ مظہر

الحق والحق کان اللہ نزل من السماء یعنی وہ لڑکا مظہر حق ہوگا۔ گویا خداوند تعالیٰ

نے آسمان سے نزول کیا ہے۔ بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت پائیں گے۔

لیکن افسوس اس محل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ جب لوگوں نے اعتراض کئے تو فوراً

کہہ دیا۔ کہ میں نے کب کہا تھا۔ کہ (اسی محل سے) لڑکا پیدا ہوگا۔ پھر الہام ہوا تھا۔ کہ

تیرے گھر لڑکا پیدا ہوگا جس کے پیدا ہونے سے تمام دنیا کباب ہو جائیگی۔ مگر

آہ کہ پھر لڑکی پیدا ہوئی۔ پھر الہام ہوا۔ کہ مبارک احمد فوت شدہ کی جگہ ایک اور لڑکا

پیدا ہوگا۔ دیکھو! اشتہار مرزا صاحب مجہد ۵۔ ذمیرہ ۱۹۔ دیگر افسوس کہ مرزا صاحب

اس اشتہار کے بعد چھ ماہ تک سفر کر گئے۔ اور آئندہ کے لئے ایسے وہی

الہاموں کا خاتمہ کر گئے۔

۲۳۔ مرزا جی کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے عالم کشف میں

دیکھا۔ کہ بعض اہل علم قضا و قدر میں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں۔ کہ آئندہ زمانہ میں ایسا

ہوگا۔ اور پھر اس پر دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جلہ شانہ کے سامنے پیش

کئے جب وہ کتاب قضا و قدر پیش کی گئی۔ اور اس نے جو ایک حاکم کی شکل میں

تشکل تھا۔ مانی قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر اول اس سرخی کو اس عاجز کی طرف

چھڑکا۔ اور بقیہ سرخی جو قلم کے منہ میں رہ گئی۔ اس سے اس کتاب پر دستخط کر دئے

اور ساتھ ہی وہ حالت کشفیہ دور ہو گئی۔ اور آئندہ کھول کر جب خارج ہیں دیکھا۔ تو

کئی قطرے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب عبداللہ نام جو سنور

ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔ اور اس وقت اس عاجز کے پاس نزدیک ہو کر

بیٹھے ہوئے تھے۔ تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے ہیں۔ ان کی ٹوپی پر بھی پڑے۔

سر مہ چپٹم آریہ صفحہ ۱۰۳۔ ۱۰۴

۲۴۔ مرزا جی فرماتے ہیں۔ کہ یہ غیر معقول ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا آنیوالا ہے۔ کہ لوگ نماز کے لئے مساجد میں دوڑیں گے۔ تو وہ کنسیا کی طرف بھاگیگا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے۔ تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب عبادت کیوقت لوگ بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے۔ تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور شراب پیئگا اور سور کا گوشت کھا پیگا۔ اور اسلام کے حلال و حرام کی پروا نہ کرے گا حقیقۃ الوحی ۲۵

۲۵۔ مرزا صاحب اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ صفحہ ۱۷۱ بقیہ حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ انسان ضعیف انبیان خلا کا مقابلہ کیونکر کر سکتا ہے۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ مجھے کن نیکون کا اختیار دیا گیا ہے۔ انما امرک اذا دلت علیہا ان یقول لہ کن فیکون۔ دیکھو۔ ریویو آف ریلیجنس ماہ مارچ ۱۹۰۵ء

۲۶۔ پھر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ شریک الباری بہ ہدایت عقل متفق ہے (براہین احمدیہ ص ۱۴۱) اور پھر فرماتے ہیں کہ میں نے زمین آسمان کو پیدا کیا دیکھئے کتاب البرہین۔

۲۷۔ مرزا جی فرماتے ہیں کہ جس عورت کی خاوند سے بات نہ ہونے پائے۔ وہ حملدار کہی ہو۔ دیکھو براہین احمدیہ ص ۱۶۵۔ اور پھر یہ فرماتے ہیں کہ بالو الہی بخش نرا حیض دیکھنا چاہتا ہے۔ لیکن تجھ میں حیض نہیں۔ بلکہ وہ بچہ ہو گیا۔ بچہ بھی جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۲۱ و اربعین مصنفہ مرزا صاحب (البیاد باللہ)

۲۸۔ مرزا جی فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی پاک تجلی کے ساتھ اس یعنی انسان پر سوار ہوتا ہے۔ جیسے کوئی اونٹنی پر سوار ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو توضیح المرام مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۶۵۔

۲۹۔ خدا کی تائیں و طول و عرض و اعضاء اصل عبارت کرشن جی اس وجود عظم کے ہستیار نامہ اور ہستیار پیر میں عرض اور طول رکھتا ہے۔ اور تیسرے کی طرح اس کی تائیں بھی ہیں۔ توضیح المرام صفحہ ۷۵۔

۳۰۔ پھر کرشن جی فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بھی ایک نبی خدا ہو کر نئے اور

خاص طور پر اس سے تعلق کرتا ہے۔ الہامی کتاب فتح الاسلام مذہب ملاحظہ ہو۔
 العلم - کرشن جی پھر فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں بہت تصریح کی گئی
 یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی۔ دیکھئے کتاب
 نزول المسیح ص ۱۸۔

۳۲۔ پھر کرشن جی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلکہ قدس میں
 اور اب تک موجود ہے۔ اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے۔ کتاب اتمام الحجہ ثانیہ
 صفحہ ۱۹۔ اور ایک جگہ یہ لکھتے ہیں۔ کہ مسیح کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔
 کتاب مسیح ہندوستان ص ۵۳۔

۳۳۔ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کیساتھ بائیس برس کی مدت
 تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ ازالہ اوہام ص ۳۰ بقیہ حاشیہ
 ۳۴۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الہی ایسے نبی کی طرح اس
 عمل اترتے ہیں کمال رکھتے تھے۔ ازالہ اوہام۔

۳۵۔ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ ازالہ اوہام ص ۳۱

۳۶۔ یسوع نے ایک گجری کو بغل میں لیا۔ اور عطر لٹوایا۔ ص ۳۱۔ علم نوالقرآن

۳۷۔ یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ دیکھو۔
 ازالہ اوہام ص ۳۲

۳۸۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود علیہم اللعنت کے پنجہ میں گرفتار ہوئے

اور صلیب چڑھانے کے وقت اُن کو خفیف زخم بدن پر لگ گئے تھے۔ کتاب

ست بجن حاشیہ ص ۱۶۔

۳۹۔ ایک مرتبہ چار سو نبی اس نے غلطی کی۔ ازالہ اوہام ص ۲۹

۴۰۔ مرزا حنی فرماتے ہیں۔ کہ یہ بات کسی پہلو سے درست نہیں ٹھہر سکتی۔ کہ

حال کے پادریوں کے سوا کوئی اور بھی دجال ہے جو اُن سے بڑا ہے۔ کیونکہ جب

اپنی کلام میں سب سے بڑا بھی دجال بیان فرمایا ہے۔ تو نہایت بے ایمانی ہوگی۔

کہ خدا کی مخالفت کر کے کسی اور کو بڑا دجال ٹھہرایا جاوے۔ اگر کسی ایسے دجال

کا کسی وقت وجود ہو سکتا۔ تو خدا تعالیٰ جس کا علم ماضی اور حال اور قبل پر محیط ہے۔

اسی کا نام دجال اکبر رکھتا۔ نہ ان کا نام۔ کتاب انجام آتھم مکہ۔
 اور اسی کتاب کے اسی صفحہ پر آگے چلکر لکھا ہے۔ اور قرآن مخبردی ہے
 کہ وہ بڑا جیل اور بڑا فتنہ جس سے قریب ہے کہ نظام اس عالم کا دہم بہم پہنچا
 اور خاتمہ اس دنیا کا ہوجائے۔ وہ پادریوں کا فتنہ ہے۔ تو اس سے صاف ظور
 پر کھل گیا۔ کہ پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے۔ اور جو شخص اب
 اس فتنہ کے ظہور کے بعد اور کی انتظار کرے۔ وہ قرآن کا مذبذب ہے
 ۴۱۔ پھر مرزا جی فرماتے ہیں۔ کہ قرآن کریم سے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔
 کہ قیامت تک زمین پر غلبہ اور تسلط دوقوموں میں سے ایک قوم کا ہوتا
 رہیگا۔ یا اہل اسلام کا یا نصاریٰ کا۔ انجام آتھم صفحہ ۴۸۔

۴۲۔ مرزا جی فرماتے ہیں۔ منہما ما وعدنی ابی ازجاد لانی حلی من
 المنتصرین الذی ائمنہ عبداللہ آتھم الی ان قال فاذا البشری بقی تجد
 دعوتی بموتہ الی خمسہ عشو شہو من یوم خاتمہ البحت فنا
 مننیقظت وکنت من المطمئنین۔ راءات الصادقین سرورق آخر صفحہ
 ۴۳۔ پھر مرزا جی فرماتے ہیں۔ کہ اب کتاب براہین احمدیہ میں سو فرقہ
 پہنچ گئی ہے۔ براہین احمدیہ جلد سوم سرورق (استغفر اللہ العظیم)
 ۴۴۔ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی درمیانی مدت جو وہ سو سال مرزا
 صاحب نے لکھی ہے۔ حالانکہ سولہ سو تترہ سال ہے۔ ملاحظہ ہو انزالہ اوہام
 صفحہ ۶۹۲۔

۴۵۔ مرزا صاحب نے پیر میر علی شاہ صاحب گولڑوی کے واسطے خصوصاً
 معہ ۸۵ کس دیگر علماء و فضلاء و مولویان وغیرہ کے مقابلہ کے واسطے ۲۰ جولائی
 ۱۹۰۵ء کو ہم صفحہ کا اشتہار دے دیا جس میں لکھا۔ کہ بحث لاہور میں ہو
 مولوی عبداللہ پرو فیہ مولوی عبدالحبار غزنوی مولوی محمد حسین شہادت
 کے لئے مجھے منظور ہیں کہ منتخب ہوں۔ دوسرے مولوی مقابلہ والے چاہیں
 سے کم نہ ہوں۔ اگر میں حاضر نہ ہوا تب بھی کاذب سمجھا جاوے گا وغیرہ وغیرہ۔
 پیر صاحب نے حسب اشتہار مرزا صاحب اول اشتہار منظوری مقابلہ

شرائط مرزا صاحب شائع کر اگر روز جمعہ ۲۴ - اگست ۱۹۰۶ء کو کون اکثر جماعت علماء و فضلاء و مہتمم ابوہ کثیر کے لائبریری میں جا ڈیڑھ بجایا۔ لیکن مرزا صاحب نے بیت الفکر سے پاؤں باہر نہ نکالا۔

۱۴۴ - مرزا صاحب فرماوت ہیں۔ کہ تین ہزار معجزے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے ہیں۔ وہ کہو تحفہ گو لڑویہ ص ۱۰۲ اور اپنے معجزات و انشان کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے۔ وہ بین لاکھ سے زیادہ ہیں۔ اور کوئی تہمت نہ توں سے خالی نہیں گذرتا۔ اخبار البدیع مطبوعہ جولائی ۱۹۰۶ء اور برائیت احمد حصہ پنجم صفحہ ۲۵ میں دس لاکھ سے زیادہ معجزات کی تعداد بتلائی ہے۔ (اشان غلامی کی داو دیوں)

۱۴۵ - یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔ حاشیہ کشتی نوح ص ۱۷۰۔

۱۴۸ - مگر ہم نص قرآنی کی رُو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں۔ کہ آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا۔ اور وہ عیسیٰ کے قدم پر آجیگا اور کبھی مومن کی مجال نہیں۔ کہ اس کا انکار کرے۔ کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے۔ اور جو کوئی قرآن کا منکر ہے۔ وہ جہاں جائیگا۔ عذاب کیجیے یعنی کسی طرح اس کی نجات نہیں ہے۔ سیرۃ الابدال ص ۱۰۰۔

۱۴۹ - پھر مرزا اچھے فرماتے ہیں۔ ایسا ہی ایک شخص فقیر مرزا نام جو اپنے تئیں اولیاء اللہ میں سے سمجھتا تھا۔ اور اس کے بہت مرید تھے۔ میرے مقابل پر کھڑے ہوا۔ اور دعو کیا۔ کہ خدا نے مجھے عرش سے جبروی ہے کہ آئینہ رمضان تک یہ شخص یعنی یہ عاجز طاعون سے ہلاک ہو جائیگا۔ پس جب رمضان کا مہینہ آیا۔ تو خود طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ (مرزا خان ایک معمولی زمیندار ہمارے گاؤں کا تھا۔ وہ نہ کوئی فقیہ تھا۔ اور نہ اس کا کوئی مرید تھا۔ نہ اس نے مرزا صاحب آنجنابی سے یہ شہس باذہیں۔ یہ بھی دروغ گویم رہ گئے نوو لا معاملہ ہے)

۵۰۔ مرزا جی فرماوت ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین عالمی بادشاہوں نے آپ کی زیارت اور کسی عورتیں نہیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷۔

اب قادیانی مرزا یوں کو چاہئے کہ مرزا صاحب کو سچا ثابت کرنے کی غرض سے مندرجہ بالا کچھ مرزا جی کی افتر بہ داریوں اور جھوٹوں کا جواب باصواب لکھیں۔ اور کچھ کو بھیج دیں۔ اگرچہ ہر ایک ہی ہو۔ یا مرزا جی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر افتر باندھنے والا اور اپنی کتابوں کو جھوٹی باتوں اور مخرجات سے پر کرنے والا تسلیم کر کے اس کا ساتھ چھوڑ دیں۔ اور اس کے عقائد ضالہ سے ثابت ہو جاویں یا کیونکہ جس کے لئے جھوٹ ثابت ہو گئے ہوں۔ وہ مفقود الیٰ کے لائق نہیں۔ بموجب اپنی تحریر کے جیسا کہ لکھا ہے۔ جس کا ایک جھوٹ ثابت ہو جائے۔ اس کی کسی بات پر اعتبار نہیں رہتا۔ ملاحظہ ہو چشمہ معرفت ص ۲۲۲ مصنف مرزا صاحب۔

برادران احفاد کو چاہئے کہ اس حربہ کو اپنی اپنی بنیادوں میں رکھیں اور جب کبھی ان سے بات چیت کرنے کا موقع آئے۔ تو بس اسی پر گفتگو کریں۔ اور اگر کسی اور مسئلہ پر بھی تبادلہ خیالات ہو۔ تو پہلو بدل کر اس بات پر آجادیں۔ کیونکہ اس بات پر بالکل ان کے پاؤں نہیں لگتے۔ میں نے بڑے بڑے ان کے مناظروں کو اس مسئلہ میں بازیاں کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور میرا تجربہ ہے۔ آپ بھی بیشک سنجہ کر لیں۔ میں اسی عنوان پر آمینہ بھی اللہ عرض کرتا رہوں گا۔ فقط۔

(مولوی سید کریم حسین شاہ غفرلہ معروف لکھنؤ)
دو البیالوی مقیم چوہا سیدن شاہ)

نظم

راز النور دو المیا لوی

حنفیو سو چو ذرا کیا وقت ہے آیا ہوا
منظر ہیں بھیڑیے ہر سو دہن کھلے تھے
کر رہے ہیں نیز و تر وہ ہا ضمے کو دین بدن
کون ہے تم میں امیر اور زیر قراں کس کے ہو
آج تک تم سے نہ کوئی مرکز اپنا بن سکا
غیر کی سوائیڈیں کامرکروں سے جوڑے
بجلیوں کے مرکروں چاہے تم سبق لو
مرکزی احکام کو جب جاں جانو گے عزیز
جب تلک مرکز نہ ہو گا تم نہ ہو گے کامیاب
آرگن غیروں کو دیکھو ہر سنے دن میں نئے
ہیں مبلغ بھی تہا سے در بدر بھٹکے ہوئے
کو شیش غیروں کی ہیں مردم شماری میں برس
اتفاق اگر بیڑا لو خوب جبل استد کو
خانہ ضلی جھوڑ دو الفت آپس میں ملو
ہمتیں ہارو نہ تم محکم کم کو باندھ لو
معاف کر دینا حصارا نور اس سطح کو
لکھ چکا ہے در و دل سے سخت گرایا ہوا

النور

Amirul Uloom

Dr. Muhammad Ali Jinnah

خلافت عباسیہ میں

جاسوسی کا کمال

آج کی تمدن دنیا کو اپنے ذرائع خبر رسائی پر بڑا ناز ہے۔ اور اکثر ممالک میں محکمہ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے کہ سیاست و حکمرانی کی دنیا اپنے بام و تخت کام کے لئے سب سے زیادہ اسی کی محتاجی ہے لیکن تاریخ بتلاتی ہے کہ یہ سب سے پہلے اور بھی دنیا کی سلطنتوں نے اس محکمہ کو بڑی ترقی دی تھی خصوصاً عباسیہ کے زمانہ میں تو میراج ترقی پر تھا۔ چنانچہ اس زمانہ کے برت الگیز واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔ جب نہ توریل تھی۔ نہ ہوائی جہاز نہ ٹیلیگراف تھے۔ اور نہ ٹیلیفون۔ لیکن اسل واقعات سے بادشاہوں کو کس قدر باخبر کر رکھا جاتا تھا۔ ان واقعات کو سن کر آج بمشکل لوگوں کو یقین آئیگا۔ جبکہ آج کل کے جدید آلات خبر رسائی بھی اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ علامہ سیوطی نے دہی کا بیان کیا ہے۔ کہ خلفائے عباسیہ بغداد میں الناصر الدین اللہ احمد نہایت بدست اور باخبر خلیفہ گذرا ہے۔ اس کی مدت خلافت ۷۷ سال ہے۔ یہ شخص بن العمر غزت و جلال کے ساتھ رہا۔ تمام دشمنوں کا اس نے قلع قمع کر دیا۔ تمام دشمنوں نے اس کی اطاعت کا اظہار کیا۔ کسی شخص نے اس سے سرکشی نہیں کی۔ نہ کسی نے اس پر خروج کیا۔ اور اگر کسی نے کیا تو فوراً اس کی سرکوبی ہو گئی۔ یہ اپنے دادا المستنجد باللہ ابوالمظفر کی طرح مصالح ملک میں شدید لیتنام تھا۔ اس کا اقبال نہایت زبردست تھا۔ رعایا کے تمام امور خواہ چھوٹے ہوں بڑے سب سے خبردار رہتا تھا۔ اس کے اخبار نویس یا رچہ نگار ہر جگہ موجود تھے۔ جو روزانہ تمام غفیبہ اور ظاہر باتوں کو بوضاحت لکھ کر بھیجتے تھے۔ جب بادشاہ مازندران کا ایچی بغداد میں آیا۔ تو بارگاہ خلافت کا خفیہ نہیں اس کے تمام افعال و اعمال کی اطلاع کے لئے ساتھ تھا۔ یہ دیکھ کر ایچی نے

لئے کاروبار کے متعلق اخفا و پوشیدگی میں خاص اہتمام کیا لیکن وہ جتنی بڑا اخفا کی کوشش کرنا تھا۔ اتنی ہی انصاف کو زیادہ صحیح طرز عمل جایا کرتی تھی ایسے رات کو ایچی نے چور دروازہ سے ایک عورت کو بلایا۔ رات بھر اس کو اپنے پاس رکھ اور صبح دربار خلافت میں مفصل حالات معلوم ہو گئے۔ یہاں تک بھی بننا دیا گیا۔ کہ ان دونوں نے جو کچھ اور بتایا تھا اس پر باستی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر ایچی بہت متحیر ہوا اور بعد اسے چلا گیا۔

خوارزم کا ایچی ایک خفیہ خط جو سربراہ نے لایا۔ اور وہاں میں حاضر ہوا۔ تو انکا نے فوراً کہہ دیا۔ کہ خط کی ضرورت نہیں ہے۔ خط کا جو مضمون ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ تم واپس چلے جاؤ۔ اور خط کا جواب یہ ہے کہ جتنا ٹھیک۔ چنانچہ اس کا جواب خوارزم لٹا دیا گیا۔

ایک شخص انصاف کے لئے ہندوستان سے ایک طوطا لیکر چلا جو قتل ہوا۔ احد پڑھتا تھا جب بغداد پہنچ چکا۔ تو رات کو طوطا مرا ہوا پایا۔ صبح ہوئی۔ یہ شخص نہایت پریشان و غمگین تھا۔ اور اپنی راہی بد نصیبی پر طول تھا۔ کہ خلیفہ کا ایک خادم پہنچا۔ اور اس سے وہ طوطا طلب کیا۔ وہ شخص روئے دکھا۔ اور اس نے بیان کیا۔ کہ وہ طوطا رات کو مر گیا۔ خادم نے کہا۔ ٹھیک ہے مجھے معلوم تھا۔ کہ وہ مر چکا ہے۔ اور مجھے وہ مرا ہوا طوطا دیدو۔ اور یہ بتلاؤ۔ کہ تم کو خلیفہ سے کتنی توفیق تھی۔ اس نے کہا۔ کہ پانچ سو دینار کی امید کر کے چلا تھا۔ خادم نے پانچ سو دینار کھول کر رکھ دیئے۔ اور کہا۔ کہ تم یہ خلیفہ نے تجھے عنایت کی ہے۔ جس وقت تو اس قصد سے ہندوستان سے روانہ ہوا تھا۔ خلیفہ کو اسی وقت سے تیری خبر تھی۔

ایک مرتبہ ایک سوداگر جس کے پاس دیبا کی چادریں تھیں اور جن پر طلائی کام تھا۔ بغداد میں آیا۔ چونکہ والوں نے اس سے محصول طلب کیا۔ مگر اس نے انکا کر دیا۔ کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر محصول عائد ہوتا ہے۔ چونکہ والوں نے اس کے سامان کے اعداد اور ان کی رنگتیں اور میں بھی بیان کر دیں۔ مگر وہ انکار ہی کرتا رہا۔ آخر کار خلافت کی ہدایت کے مطابق اس سے کہا گیا

کہا تو نے اپنے فلاں ترکی غلام کو دیباط میں فلاں قصور کی وجہ سے قتل نہیں کیا؟
 لہذا اس کو فلاں جگہ دفن نہیں کیا؟ سوداگر کے یہ سن کر ہوش اُٹ گئے کیونکہ اس نے
 اس راز کو نہایت پوشیدہ رکھا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ کسی کو اس کی خبر نہیں
 ہے سوداگر حیران ہو گیا۔ اور بلا تامل محصول ادا کر دیا۔

جب مفتی صدر جہان بغداد آئے۔ تو اُن کے ہمراہ بہت سے فقہا بھی تھے
 ان میں سے ایک فقیہ نے پاس نہایت نفیس گھوڑا تھا جب وہ سمرقند سے چلتے
 گئے۔ تو اس کی بیوی نے کہا۔ کہ اس گھوڑے کو یہیں چھوڑ جاؤ۔ ایسا نہ ہو بغداد
 اس کوئی اس کو خوب صورت دیکھ کر چھین لے۔ فقیہ نے جواب دیا۔ کہ اور تو اور
 سہیل بھی مجھ سے گھوڑا نہیں چھین سکتے۔

ادھر الناصر نے بغداد میں حکم دیا۔ کہ جس دن وہ فقیہ بغداد پہنچے۔ تو فوراً اس
 بڑا کرادو۔ اور اس سے وہ گھوڑا چھین لو۔ چنانچہ جب فقیہ بغداد پہنچے۔ تو خلیفہ
 نے حکم کے مطابق ان کا گھوڑا چھین لیا گیا۔ انہوں نے بہت چیخ بکا کر کی۔ مگر
 دن گزرتا تھا۔ صدر جہاں حج سے فارغ ہو کر گھر جانے لگے۔ تو ان کو اور ان
 کے ہمراہیوں کو بارگاہ خلافت سے خلعت و انعام عطا ہوا۔ تو ان فقیہ صاحب
 دینی خلعت ملا جس میں ان کا وہی گھوڑا اور اس کے ساتھ طوق طلا بھی شامل
 تھا۔ دینے وقت ان سے کہا گیا۔ کہ خلیفہ کو تو آپ کا گھوڑا لینے کی جرأت نہ تھی
 مگر اُس کے ایک ادنیٰ غلام نے اس کو چھین لیا۔ فقیہ یہ سن کر بہت سٹ پٹایا۔
 وغش کھا کر گر پڑا۔

نعرہ اسی بنگرانی اور کس نظام کا نتیجہ تھا۔ کہ الناصر کا جلال و عرب خلفائے
 عباسیہ میں ضرب مثل ہو گیا تھا۔ الموفق عبد اللطیف کی لائے ہے۔ کہ الناصر نے
 ہدیت خلافت کو جو معصوم کے بعد رکھی تھی۔ از سر نو زندہ کر دیا تھا۔ اور بڑے
 بڑے جلیل القدر بادشاہ بھی جیسے بادشاہ مصر و شام جس وقت الناصر کا ذکر کیا کرتے
 تھے۔ تو اپنی خلوت گاہوں میں بھی اُس کے ہدیت و جلال کی وجہ سے نہایت
 رخصمی اور پست آواز سے باتیں کیا کرتے تھے۔

اہل شیعہ کے مسئل

شیعہ مذہب کے موٹے موٹے عقیدے تو اس عاجز کے رسالہ تحقیق التعلیٰ میں مفہوم ہو چکے تھے۔ مگر رسالہ مذکورہ میں مسائل شیعہ کی طرف التفات نہ کی گئی۔ لہذا اہل شیعہ کے اس دعویٰ کو کہ شیعہ پاک مذہب ہے۔ دیکھ کر حیدر مسابہ نمونہ کے طور پر تب مستبرہ اہل شیعہ سے لکھے مناسب سمجھے جو ذیل میں نمبر وار درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جانوران خلال گوشت کابول و براز پاک ہے۔ (تحفۃ العوام ص ۱) مطبوعہ نوکلٹور پس معلوم ہوا۔ اگر گائے بھینس کے پیشاب سے آیات قرآن مجید بھی جاویں۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ اگرچہ کوئی ضرورت بھی نہ ہو۔ اور کتاب مذکور صفحہ ۱۱ میں ہے۔ قرآن پڑھنا۔ جنب اور حیض کو درست ہے۔

۲۔ (قرآن مجید سے) سورہ والفجر گیارہ مرتبہ پڑھ کے آلہ تناسل پر دم کرے اور زوجہ سے نزدیکی کرے۔ (مسند فرزند عطا کر گیا۔ تحفۃ العوام ص ۲) بقول شیعہ قرآن مجید ہے تو محرف و مبدل بلکہ مودم مگر کسی کام تو آ گیا۔ البتہ حفظ کرنا سختی ہے۔ اور حافظ منافق ہے۔ (رسالہ خم غدیر ص ۳) آغا محمد زکی (ملاحظہ ہو۔

۳۔ خاک تربت حضرت امام علیہ السلام کہ بمقدار نخود بے جہت شفا، میتوں حوزہ (جامع عباسی مطبوعہ نوکلٹور ص ۱۱۹) یعنی خاک تربت امام علیہ شفا کی واسطے چنے کے برابر کھا سکتا ہے۔ اور (تحفۃ العوام ص ۲) میں ہے یہ اس چیز پر کرے۔ کہ عرف عادت میں کہا تے ہوں۔ اور ص ۲۱ میں لکھا ہے جبر سجدہ گماہ پر پیشانی کا میل جما ہو اُس پر سجدہ درست نہیں۔ آہ! اکثر شیعہ ہاں خاک تربت کی ٹکیہ پر سجدہ کیا کرتے ہیں جس پر ایچ کے قد میں کچیں بھی چڑھا ہوتی ہے۔ لہذا ایسی ٹکیہ پرستوں کی نمازیں حسب فتویٰ مذکور بر بلا ہیں۔ ۴۔ نماز میں اسی قدر مرد پر واجب ہے کہ قبل اور دبر اور ہر دو خطبہ

ستر کرے۔ (تحفۃ الخوام ص ۳۱) گویا شیعہ پہلوان کی طرح سنگوٹ باندھ کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔

۵۔ دعویٰ دفعہ ایدیکم فی الصلوٰۃ الا مروتہ واحدا حین تفتح الصلوٰۃ (فروع کافی امام کلینی کتاب الروضہ ص ۳۳ رسالہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ وہ رسالہ ہے جس کو امام رحمۃ اللہ علیہ نے شیعوں پر نماز کے بعد پڑھنے کا حکم فرمایا ہے) یعنی چھوڑ دو ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں مگر ایک دفعہ جب نماز شروع کی جاوے۔ لیکن آج کل کے شیعہ اس حکم کی تعمیل اس کے الٹ سے کر رہے ہیں۔

۶۔ لا ینبغی الصباح علی المیت ولا شق الثیاب (فروع کافی ص ۱۲۲) یعنی امام صادق فرماتے ہیں میت پر شینیا اور کپڑے پھاڑنا درست نہیں۔ لیکن شیعہ نے امام صاحب کو جواب دیا ہے۔ کہ نہیں۔ اول آپ پر ہی ہمیشہ گئے۔ چنانچہ صاحب (تحفۃ العلوم ص ۲۲۷) نے لکھ دیا ہے۔ یہی آئمہ پر شینیا مستحب ہے۔ اور ص ۲۲۳ کے آخر میں لکھا ہے۔ اگر شیعہ کا اپنا اد کوئی مرجاوے۔ تو لازم ہے کہ فریاد اور بقیاری نہ کرے۔ (کیونکہ تفلین توصف آئمہ کرام کی اتارنی تھیں۔ اونہی بھی انہیں پر اڑانی تھی نہ کہ اپنے مردوں پر) بلکہ سنی مذہب میت پر جو شیعہ نہ ہو۔ اس کے جنازے میں شیعہ بددعا کرتے ہیں دیکھو (جامع عباسی ص ۵۷)

۷۔ وفی فساد الصوم لوطی الغلام خرد (ص ۳۳) المختصر النافع مطبوعہ نوکشتور لڑکے بازی سے روزہ ٹوٹے میں شک ہے۔ (بہت خوب)

۸۔ المحرم یقبل امہ قال (اباء اس) (فروع کافی کتاب الحج ص ۵۰) یعنی شیعہ کا حاجی صاحب خاص حج کے موقع پر ماں کے بوسے لینا پھرے تو کوئی حرج نہیں۔ (واہ حاجی صاحب)

۹۔ عورت کی فرج پر پوسہ دینا بھی کوئی حرج نہیں۔ (علیہ المیقین ص ۷) اور فتاویٰ حائضی حصہ سوم ص ۱۸ مطبوعہ لاہور۔ استغفر اللہ کیا پاک مذہب ہے۔

۱۰۔ اذابلت و تمسحت فامسح ذکر لہ بریقہ (فروع کافی ص ۱۱) یعنی جب پیشاب وغیرہ سے فارغ ہو چکے تو تو اپنے دگر پر چھوک مل دے۔ (یعنی بعد اس کے کوئی دوسوہ نہ کر)

۱۱۔ اگر وقتیکہ باؤتند یا شد نماز بگذارو و باد اور ابجنبا ند۔ اس نماز باطل است (جامع عباسی مطبوعہ نوکشتور ص ۱۱) یعنی جس وقت ہوا سخت ہو نماز باطل ہے بہت ہلکا ہو۔ وہ نماز باطل ہے۔ (درپوک نمازی کا ذکر ہوگا)

المذی یسبل حتی یصیب الفخذ فقال لا یقطع صلوۃ ولا یغسلہ انما ہو بمنزلۃ النخامة (فروع کافی ص ۱۱) یعنی مذی جب ذکر سے بہ کران تک پہنچ جائے تو نماز نہیں ٹوٹی اور اس کو دھوئے بھی نہ کیونکہ وہ مٹھوک وغیرہ کے مثل ہے۔ (مذی یہ نسبت ہوا کے اچھی ہوگی)

۱۲۔ سیخ ابن بابویہ جائز میدان نماز کردن در جامہ کہ آلودہ بنجر باشد حرام میدان نماز کردن در خانہ کہ در آن حمزہ بودہ باشد۔ (جامع عباسی ص ۱۱) یعنی شیعہ کے امام قمی صاحب شراب آلودہ کپڑے میں تو نماز جائز رکھتے ہیں۔ مگر جس گھر میں شراب ہو وہاں نماز ناجائز بتاتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

۱۳۔ ومرتبه بقصد تبرک نہ بقصد انیکہ دخل و جزو اذان است۔ اشہدان علیا ولی اللہ بگوید (ترجمہ ص ۱۱) الصلوۃ باقر مجلسی بر حاشیہ جامع عباسی) یعنی اشہدان علیا ولی اللہ کا لفظ اذان میں تبرک کا کہے۔ اور اس خیال سے نہ کہے کہ وہ اذان میں دخل ہے۔ اور (من لا یحضر الفقیہ ص ۹) میں ہے کہ یہ الفاظ فرقہ مفوضہ بعنہم اللہ نے اذان میں زیادہ کر دیے۔

۱۴۔ الحبل بکون من شجر الخنزیر لیستقی بہ الماء من البوہل یتوضا من ذلک الماء قال لا بأس بہ (فروع کافی ص ۱۱) خنزیر کے بالوں کا رسبنا کر کنوئیں سے اگر پانی نکال کر وضو کرے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

۱۵۔ سیاہ لباس میں نماز مکروہ ہے۔ (جامع عباسی ص ۱۱) از حضرت امام صادق منقول است کہ حق تعالیٰ وحی فرستاد یہ پیغمبر کے از پیغمبر ان کہ بموشان گوی کہ لباس دشمنان مرا پوشید یعنی جامع سیاہ (جامع عباسی ص ۱۱) یعنی خضر

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ مومنوں کو کہدیں کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں۔ یعنی کالا لباس اور کانا کپڑا۔ بڑے دشمن خدا کے تو قاتلین امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایام شہادت میں لباس سے زمرہ قاتلین کی شناخت ہو سکتی ہے مگر انصاف شرط ہے۔ قاتلین سے سیاہ داغ ملنے کا نہیں۔

۱۶۔ مسجد میں شہر پڑھنا مکروہ ہے (جامع عباسی ص ۶۷) اگر وضو والا آدمی شہر باطل پڑھے۔ تو سنت ہے کہ وضو پھر کرے۔ (جامع عباسی فارسی ص ۱۲) گانا اور اس پر اجرت لینا حرام ہے (جامع عباسی ص ۶۷) گانے والے اور سننے والے دونوں کی گواہی مردود ہے (المختصر النافع ص ۱۲)

ان مسائل پر شیعہ کا ضرور عمل ہو رہا ہے۔ کیونکہ گانے والے و اگر اہل شیعہ واقعی اجرت حرام لیتے ہیں۔ اور عموماً شیعہ بناوٹی باتوں کے ہوتے ہیں۔ لہذا وضو کی ضرورت نہیں۔ اول مسجد میں پاؤں ڈالتے نہیں۔ اگر قدم بجھ فرماؤں بھی۔ تو جو گواہی دیں سب مردود۔

۱۷۔ جب ہم شہر لعلبک کے قریب پہنچے۔ تو اہل شہر مع علم و تقارہ دو فرسخ سے استقبال کو آئے۔ اور اطہار شادی و سرور کرتے تھے۔ ام کلثوم علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا تمہاری جمہیت کو پرگندہ کرے (جلال العیون ص ۱۷) بار سوم ص ۱۵ معلوم ہوا کہ قاتلین امام رحمۃ اللہ کی علامات سے یقین علامتیں بھی ہیں۔ ۱، نقائے بجانا۔ ۲، علم نکالنا رس اور مثل استقبال کو چہ گردی کرنا۔

۱۸۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ نے با دار ضعیف فرمایا۔ تم ہم پر گریہ اور نوحہ کرتے ہو۔ لیکن یہ تو بتاؤ۔ ہمیں قتل کس نے کیا ہے۔

۱۹۔ اہل عذر و عذر ہم پر گریہ کرتے ہو۔ اور خود تم نے ہم کو قتل کیا ہے۔ اس عار کا وجہ کسی پانی سے تمہارے جامے سے زائل نہ ہوگا۔ (جلال العیون ص ۱۵) بہت سچی پیشگوئی فرمائی۔ واقعی اب تک ان کے ظالمانہ سیاہ جامہ سے وجہ زائل نہیں ہوا۔ اگرچہ سرمہ پیٹتے بھی بہت ہیں۔ خدا کی واسطے بتاؤ تو ہسی یہ پیٹنے والے مکار کس فرقہ میں ہیں۔

۱۹۔ فی الرجل تزوج بغیر بنتہ قال لا بأس (فروع کافی ص ۱۶۱)
یعنی کسی نے اگر کسی عورت سے بغیر گواہوں کے ایکی حالت میں منطوی لے لی۔ تو کوئی حرج نہیں۔ اور تحفۃ العوام ص ۲۱ میں ہے۔ ہر گاہ متوجہ ہو زوجہ سے اپنی ایسا ہے کہ راہ خدا میں اس نے کلوار کھینچی ہو۔ واسطے جہاد کے جو شخص متہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے۔ (اہل شیعہ کے مذہب میں بہشت ملنا بہت آسان ہے)۔ اسی لایح بہت لوگ بھرتی ہو چکے ہیں۔

۲۰۔ اللہم صلی علی رقیۃ بنت نبیک والعن من اذی نبیک فیہا۔ اے اللہ رحمت بھیج اوپر حضرت رقیہ دختر نبی اپنے کے اور لعنت کر اس کو جس نے ایذا دی نبی تیرے کو اس دختر کے حق میں۔

اللہم صلی علی ام کلثوم بنت نبیک والعن من اذی نبیک فیہا ط
اے اللہ رحمت بھیج اوپر حضرت ام کلثوم دختر نبی اپنی کے اور لعنت کر اس کو جس نے ایذا دی نبی تیرے کو اس دختر کے حق میں۔

امیر المومنین حضرت عثمان علیہ السلام سے اول حضرت رقیہ کا آن حضور علیہ السلام نے عقد کر دیا تھا۔ پھر بعد وفات حضرت رقیہ کے دوسری دختر حضرت ام کلثوم کا نکاح کر دیا تھا۔ چونکہ شیعہ لوگ بوجہ حضرت امیر علیہ السلام سے عناد رکھنے کے ان ہر دو زین نبی کا انکار کرتے تھے۔ لہذا ائمہ کرام رحمہم اللہ ہر دم شیعہ پر لعنت کرنے کے واسطے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (تحفۃ العوام ص ۱۵۱ اور ص ۱۵۲) میں اس دعا کو ہر روز اور ہر جمعہ پڑھنا مستحب سمجھا ہے۔ اور تہذیب ص ۱۲ مؤلفہ امام طوسی (امام شیعہ) میں یہ دعا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ سے اور (زاو المعاد ص ۲۳ یا قر مجلسی) میں امام زین العابدین رحمۃ اللہ سے نقل کی ہے۔

۲۱۔ خدائے تعالیٰ نے چہارم حصہ دنیا کا اور بہشت اور دوزخ حق پر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مقرر فرمایا۔ (جلاء العیول ص ۱۵۱)۔ اگرچہ امام حصہ دنیا کا مل چکا ہوگا۔ تو باغ فدک بھی مل چکا ہوگا۔ اور اگر چہ چہارم دنیا کا نہیں ملا۔ تو فدک کا باغ بھی جانے دیں۔

نوٹ: اہل شیعہ کے ائمہ اربعہ یہ ہیں۔ کلینی، قمی، طوسی۔ یہ اصحاب ثلثہ اور چہارم امام مجلسی۔ مگر تفتیہ کر کے بارہ اور گنتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ العاصی قاضی ابو محمد عبید اللہ علوی حنفی نقشبندی عفی عنہ
از مدرسہ عبیدیہ ڈیرہ غازی خان

شمس الاسلام

فتویٰ نمبر ۱۰۰

ماہ فوری میں فتویٰ نمبر شائع کرنا ارادہ تھا مگر چند موانعات کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا۔
فتویٰ نمبر سنیکڑوں کی تعداد میں طبع ہوگا۔ علماء کرام کے پاس سندھستان بھرتیں
استفسار روانہ ہو چکے ہیں۔ قارئین کرام کئی کئی پرچے خرید کر مفت تقسیم کریں۔ تمام
جلدی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔ اپنے اپنے شہر کے ایجنٹوں کو کہہ مادہ کریں۔
حجم اگر زیادہ ہوگا تب بھی فی پرچہ چار آنہ سے زیادہ قیمت مقرر کرنا ارادہ
نہیں۔ ۲۵ خریدنے والے کو پانچ روپیہ۔ پچاس خریدنے والوں کو ۱۰ روپیہ
اور یکصد خریدنے والوں سے صرف پندرہ روپیہ لئے جائیں گے۔
اس نمبر کی تیاری میں جو صاحب امداد دینا چاہیں مطلع فرمائیں۔ مضامین و فتاویٰ
و مضامین شکر کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔ ۵ روپے سے پہلے تمام
مضامین کا دفتر میں پہنچ جانا فوری ہے:

خاکار منیجر

شیعوں کی اہل سنو حرکات

۱۔ فیہ العاشق کی بھوگی

(از مولوی محمد نازہ گل صاحب مدرس دارالعلوم عمر نریہ بھیرہ)

نصف صدی سے شیعوں کی منظم تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اہل سنت کے متاع ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ہزاروں ترکیبیں ایجاد ہوئیں۔ پنجاب میں اس نئے فتنہ ارتداد کا خاص اثر پڑا۔ پنجاب کے اکثر اضلاع میں شیعوں کے تبلیغی مرکز قائم ہو چکے ہیں۔ نصف درجن کے قریب اخبارات و رسالہ جات شائع ہو رہے ہیں۔ نیراؤ اور لا کھول کی تعدادیں ٹرکیٹ شائع ہو کر مفت تقسیم ہو چکے ہیں۔ شیعہ مبلغ پیر اور فقیر بنکر دیہات میں دورہ کر رہے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں ہر جگہ دام ترور بچھا یا جا رہا ہے۔ اہل دانش ان تمام امور پر غور کریں۔ اہل سنت کے علماء و رسائل کو بدنام کرنے والے۔ اور فرقہ بندی کی زنجیروں سے ملت اسلامیہ کو آزاد کرنے کا درس دینے والے۔ اور منید کے منوالے آنکھیں کھول کر ان حقائیک کی کوششی میں اپنے لئے راہ عمل تلاش کریں۔ شیعوں کی یہ تمام ماسخی ملت اسلامیہ کی اصلاح کے لئے نہیں۔ علماء کلمۃ اللہ کے لئے نہیں۔ آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں نہیں۔ بلکہ ان کا حقیقی مقصد محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین شاگردوں۔ مغل اسلام کے پہلے شمار سائن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و دلائل نبوت کے چشم دید گواہوں۔ بلکہ عرب و عجم۔ روم و ایران۔ افریقہ و ایشیا کو توحید و رسالت کا درس دینے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانا اور انہیں ناقابل اعتبار ثابت کرنا ہے۔ شیعہ دنیا کو جتنا چاہتے ہیں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ۲۳ سال رہ کر بھی انسان کفر و شرک کی آلودگیوں سے پاک نہ ہو سکتا تھا۔ گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ویزیکیم کو باطل ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور جہاں عیسائی مؤرخ حضور کو کامیاب نبی تسلیم کرتے ہیں۔ وہاں شیعہ اسلام کی جو تصویر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے

کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ بلکہ شیعہ مذہب کی تعلیم کے مطابق مذہب اسلام کی ہر تعلیم جتنی کہ قرآن بھی مشکوک ہو جاتا ہے۔ اور از روئے مذہب شیعہ کوئی شخص کسی تعلیم اسلام پر یقین نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ ہمیں تمام علوم بواسطہ صحابہ موصول ہوئے ہیں۔ پنجاب میں آریہ و عیسائی مفسدوں کا اندیشہ نہیں بلکہ چھپے دشمنوں سے واسطہ پڑ رہا ہے۔ اس لئے علماء و مشائخ کا فرض ہے۔ کہ ہر جگہ اس فتنہ کا پوری سرگرمی سے سدباب کریں۔

شیعوں کے اخبارات و رسائل کا لہجہ حد درجہ اشتعال انگیز۔ دلا زار۔ اور مفسدانہ ہے۔ مگر حکومت کے ارباب کثرت و کشادگی سے مس نہیں ہوتے۔ اگر کوئی غریب سنی ان حملوں کے دفاع کے لئے اپنی فلم اٹھانا چاہتا ہے۔ تو اہل سنت میں سے رہنمائی کے مدعی حضرات سب سے پہلے چیخ اٹھتے ہیں۔ اور ملت اسلامیہ کو افتراق سے بچانے کا جذبہ یکا یک مشتعل ہو جاتا ہے۔ شیعہ بھی شور مچانا شروع کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومت فریقین کی فریاد سے متاثر ہو کر سنی مصنف پر قانونی وار کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ جنگوں میں برقی پس کھول کے نیچے آرام کرنے والے اور دن رات مادیت میں غرق رہنے والے اور زبان سے اسلام اسلام پکارنے والے ملاہنت فی الدین کو ثواب سمجھتے ہیں۔ اور ایسے موقوفہ پر شیعہ سنی اتحاد کے لئے میلان عمل میں نمودار ہوتے ہیں۔ اور اپنے ہی فرقہ و گروہ کو ضلالتیں سناسنا کر ان کا حوصلہ توڑ دیتے ہیں۔ اور اتحاد کی عملی تجویز یہ ہوتی ہے۔ کہ ہزاروں اہل سنت محرم کے دنوں میں گھوڑے اور توڑیہ کے ہمراہ سینہ کوئی کرے اور مرتبہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ اور شیعہ مجالس کو جہاں سب و تبرع اعلانیہ ہوتا ہے۔ اپنی ثنویت سے رونق بخشتے ہیں۔ غرض اہل سنت کا کوئی پرسان حال نہیں۔ سنیوں کے صرف و وسائل انجم و شمس الاسلام اس فتنہ کے انداد کے لئے مجاری ہیں۔ مگر ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ قوم کی بے اعتدالی۔ مالی خسارہ۔ اور حلقہ اشاعت کا محدود ہونا ان کی ہستی کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ چھ کروڑ حنفی اپنے دو ماہواری رسالوں کو جاری رکھنے سے عاجز ہوئے ہیں۔ دوسری طرف مٹھی بھر قادیانی گروہ کے کسی ہفتہ وار اخبار جاری ہیں۔ اور شیعوں کے اخبارات کی تعداد تیس چالیس تک پہنچ چکی ہے

حال ہی میں لبنان سے العاشق جاری ہوا ہے۔ جس کا نمبر ۲ جلد ۱ ایک کرم فرمانے ہمارے پاس بھیجا۔ اخبار کے صفحات سبائی تعلیم سے بھرپور ہیں۔ اور صحابہ کرام پر سچو سچ کے پیرایہ میں زبردست حملہ کیا گیا ہے۔ اور انصاف و دیانت عقل و علم سے اغماض برکت کر جی کھول کر تیرا بازی کی گئی ہے۔ قارئین کرام کو ایڈیٹر العاشق کی علمیت۔ لیاقت۔ قابلیت اور صداقت کا نمونہ دکھانے کی غرض سے چند سطور نقل کی جاتی ہیں۔ صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔

”شیعہ تو اصحاب کرام کو مانتے ہیں۔ مگر یہ ضرور ہے۔ کہ اس طرح نہیں مانتے۔ کہ جس پر لفظ صحابہ اطلاق ہو۔ اسکو ہستی سمجھیں۔ اس کے ساتھ عمل کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ خداوند عالم نے قرآن کریم میں لفظ اصحاب کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ عملوا الصلوات اصحاب الجنة ہم فیہما خالذون۔ ایک دوسرے مقام پر قدرت اس طرح ارشاد فرماتی ہے۔ والذین کھڑو۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ وکذبوا بآیتینا اور جھٹلاتے ہیں خدا کی نشانیاں اولئک اصحاب النار۔ وہ ہیں اصحاب دوزخ کے ہم فیہما خالذون الخ

قطع نظر اس امر کے کہ عملوا الصلوات اصحاب الجنة کے الفاظ قرآن مجید میں کس جگہ وارد ہیں۔ اور ان سے کیا مراد ہے۔ قارئین کرام شیعوں کے اس فاضل کی علمیت کی داد دیں۔ لفظی تحریف کے مدعی معنوی تحریف میں کس قدر کمال رکھتے ہیں۔ اگر کوئی خارجی ان سے یہ سوال کرے۔ کہ تمہارے آئمہ کو ہم نہیں مانتے۔ کیونکہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ وجعلناہم ائمة یدعون الی النار (سورہ قصص پارہ ۲۰) ترجمہ اور بنا دیا ہم نے ان کو امام کہلاتے تھے دوزخ کی طرف۔ اور ہمیں تمہارے اماموں کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا گیا ہے فقاتلو ائمة الکفر لا ایمان لکم سورہ توبہ پارہ ۱۱) ترجمہ کفر کے اماموں سے قتال کرو۔ ان کا معاہدہ اب باقی نہیں ہے اور شیعہ تمام دوزخی ہیں۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ ثم لنسوفن عن کل شیعۃ ائمتھم اشد علی الرحمن عتیا۔ پھر ہم نکالیں گے دوزخ میں ڈالنے کو پہلے ان شیعوں سے جو ہوگا ان میں سے بہت سخت خدا سے سرکش) تو ایڈیٹر العاشق فحبت الہدی کفر ہو کر رہ جائے۔ صحابہ کرام پر حملہ کر نیوالے پہلے لپٹ گھر کی خبر لے لیا کریں۔ عاشق

صاحب کو اپنے ائمہ کا ارشاد شاید یاد نہیں رہا۔

انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ
ومن ازالہ اذلہ اللہ۔ (مُؤَلِّفِ)

تم ایک ایسے دین پر ہو۔ کہ جو اس کو چھپا سیکھا۔
اللہ اُسے عزت دے گا۔ اور جو اس کو ظاہر کرے گا۔
اللہ اُسے ذلیل کرے گا۔

صفحہ ۸۵

عاشق صاحب کو واضح ہونا چاہئے۔ کہ ابن سبأ کے عشق میں اس قدر مدہوش نہ ہوں۔ اور اپنی کتابوں کا مطالعہ نہ کریں۔ نتیجہ کسی صحابی کو بھی نہیں مانتے۔ علامہ باقر مجلسی مجتہد شیعہ بحوالہ کشتی حیات القلوب میں لکھتے ہیں۔ کہ تمام صحابہ حضرت رسول کے بعد مرتد ہو گئے۔ صرف تین شخص سلمان۔ ابوذر۔ اور مقداد بچے تھے۔ مگر کتاب اختصار کا شیعہ مصنف امام جعفر صادق سے روایت نقل کرتا ہے۔ کہ سوائے عمار بن یاسر۔ ابوذر غفاری۔ اور سلمان کے اور سب کافر و مرتد ہو گئے تھے۔ دوسری روایت میں مقداد اور پہلی میں عمار بن یاسر کا نام نہیں۔ لہذا بموجب مذہب شیعہ ابوذر غفاری اور سلمان کے سوائے ابوذر بائند تمام صحابہ جرم میں حضرت علی۔ ابو بکر عثمان۔ عمر۔ امام حسن امام حسین۔ عباس رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ سب کافر و مرتد ہو گئے تھے۔ مگر دشمنانِ صحابہ نے ابوذر اور سلمان کو بھی ایسا مدار ظاہر کرنا گوارا نہ کیا۔ اصول کافی صفحہ ۲۵ پر ہے کہ امام زین العابدین نے فرمایا خدا کی قسم اگر ابوذر کو معلوم ہو جاتا کہ مسلمان کے دل میں کیا ہے تو مسلمان کو ابوذر ضرور قتل کر ڈالتے خیر کتاب اختصار جو شیعہ مذہب کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر کی خلافت کے پہلے روز امانت کے لئے صبح کے وقت جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے ابوذر کو بلوایا تھا۔ مگر آپ ظہر کے وقت آئے اس لئے امام جعفر فرماتے ہیں۔ فحاقبہ اللہ ان سلط عثمان یعنی ابوذر پر بھی عذاب نازل ہوگا کہ خدا نے ان پر (اہل سنت کے خلیفہ سوم) عثمان کو مسلط کر لیا۔

اے عاشق سبابتلہ! شیعہ کس صحابی کو مانتے ہیں۔ کیا اسی ابوذر کی تعریف میں رطب اللسان ہو۔ دنیا کی آنکھ میں خاک ڈالنے سے کیا حاصل۔ صحابی کے لفظ کی نسبت اگر رسول کی طرف ہوگی تو یقیناً وہ مومن مخلص ہوگا۔ عداوت قرآن تمہیں قرآن کے مطالعہ سے محروم کر چکی ہے۔ اصحاب رسول کو بارگاہ

خداوندی سے رضی اللہ عنہم ورضو عنہ (سورہ توبہ) راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ اللہ سے راضی ہوئے مکنتم خفیو امم (پارہ ۴) تم ہر امت سے جبر ہو۔
 ہم المومنون حقاً (سورہ انفال) وہی لگ سچے مومن ہیں۔ کہ شریکیت عطا ہو چکے ہیں۔ اسی وجہ سے شیعوں کو قرآن سے عداوت ہے۔ قرآن کو محرف مانتے ہیں۔ بقول شیعہ اس قرآن سے کفر کے شتون قائم ہوتے ہیں۔ (احتجاج طبرسی) اہل سنت ماہ رمضان میں قرآن مجید تراویح میں سنتے ہیں۔ اور اس ماہ میں قرآن مجید کی تلاوت پر زور دیتے ہیں۔ تراویح کے ذریعے حفظ قرآن کا شوق بڑھتا ہے۔ اسی لئے اعلیٰ قرآن تراویح کو بڑا سمجھتے ہیں۔ چنانچہ العاشق کے صفحہ ۳۲ پر بدعت حسنہ کے عنوان سے تراویح کو بدعت ثابت کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اور بدعت کے معنی نجات فیروزی سے مذہب میں خرابی ڈالنا بیان کئے ہیں۔ گویا العاشق کے نزدیک تراویح سے شیعوں کے مذہب میں خرابی واقع ہوتی ہے۔ اور ان کا اندوہی مقصد یعنی عداوت قرآن اس کے ذریعہ پراہنیش ہوتا۔ اسی مضمون میں سبانی عاشق امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اس بدعت کا بانی قرار دے کر ایک نہایت ہی دلآزار طریق سے زور سیدہ ام کلثوم پر بھتی ہوئے کا الزام لگاتا ہے۔ حالانکہ موطاء امام مالک میں روایت ہے کہ صحابہ کرام ۲۳ رکعت نماز تراویح کو پڑھا کرتے تھے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد علیکم بیعتی وسنتہ خلفاء الدوامشیدین کے مطابق تراویح کا پڑھنا سنت ہے۔ عاشق صاحب کو یہ بھی خبر نہیں۔ کہ یطعن صرف فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر ہی نہیں بلکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر بھی پڑتا ہے۔ اگر فاروق اعظمؓ معاذ اللہ بدعتی تھے۔ تو حضرت علیؓ بدعتی کے مفکر اور بدعت کے مروج کرنے والے تھے۔ شیعوں کی معتبر کتاب کافی کتاب الروضہ صفحہ ۲۹ پر حضرت علیؓ کا اقرار موجود ہے۔ ان کی خلافت میں بھی تراویح رائج تھیں۔ اگر تراویح ایسی ہی بری چیز تھی۔ تو شیر خدا لا فتی الا علی تامل حسب وغیرہ یعنی علی رضی اللہ عنہ وجہ نے اس کو بند کیوں نہ کیا۔

اجہار العاشق حضرت عمرؓ کی بدعت کو بحوالہ تاریخ خلفاء نقل کرتے ہوئے

حسب ذیل امور کو بھی شمار کرتا ہے۔ سنہ ہجری رائج کیا۔ چوکیدار مقرر کئے۔ شراب نوشی پرستی دوسے لگائے۔ فتوحات کیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ العاشق کے نزدیک یہ تمام امور دین میں خرابی ڈالنے والے تھے۔ چوکیدار مقرر کرنے سے چوروں کو تکلیف ہوئی۔ شراب نوشی پر حد لگانے سے شیعہ منکوں کو اذیت پہنچی۔ اوفستوحات سے شیعوں کے لمجا و ماویٰ یعنی ایرا کی ملک غانیان اسلام کے گھوڑوں سے پامال ہو گئی۔ اسی سے ناظرین العاشق کی صداقت و لیاقت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

اعلان ضروری

دارالعلوم غریزیہ واقع جامع مسجد بھیرہ میں طلباء کا داخلہ ۵۔ شوال سے شروع ہوگا۔ قاعدہ سے لیکر اعلیٰ علوم محقول و منقول تک تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہر عمر اور ہر لیاقت کا طالب علم داخل ہو سکتا ہے۔ یتیم بچوں کی پرورش و تعلیم کا مکمل انتظام موجود ہے۔ ہر طالب علم کو نیک چلنی و شوق تسلیم کے عوض واجلوم کی طرف سے خوراک۔ لباس۔ کتابیں۔ تیلی۔ صابن۔ کھاف چارپائی۔ وغیرہ سامان مہیا کیا جائے گا۔ علاوہ ان میں متفرق ضروریات کے لئے ہم ماہور بھی دئے جائیں گے۔ کسی قسم کی فیس یا معاوضہ وغیرہ نہیں لیا جاتا۔ چونکہ مدارس عربیہ کا سال شوال سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے طالبان علوم دینی ماہ شوال کے اندر ہی بھیرہ پہنچ جائیں۔ تاکہ جماعت بندی حسب دلخواہ ہو سکے۔

خاکِ رازِ ہستم دارالعلوم غریزیہ بھیرہ

ضروری اہتمام

جن خریداروں کی میعاد آچندہ ختم ہو چکی ہے۔ براہ کرم آگیا چندہ بذریعہ منی آرڈر فوراً بھیج دیں۔ اور جن اصحاب کی خدمت میں بلعید قبولیت رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جا رہا ہے۔ وہ بھی اپنے عندیہ سے مطلع فرمائیں۔ ورنہ آئندہ پرچہ تمام ایسے حضرات کے نام وی پی ارسال ہوگا۔ جس کا وصول کرنا ان کا قومی۔ اخلاقی و اسلامی فرض ہوگا۔ نیاز مند میجر

کیفیتِ کارکردگی

ماہِ نومبر سے یکم آج جنوری تک تین ماہ کارکنانِ حزبِ الانصار کے لئے خاص طور پر مصروفیت رہی۔ خاکسار مدیکو اس عرصہ میں مضامین کو باقاعدہ ترتیب دینے کا بھی کافی موقع مل نہ سکا۔ اس عرصہ میں پنجاب کے کم از کم ۱۲ مقامات پر تقریر کرنے کا موقع ملا۔ مسلمانوں کی اقتصادی اصلاح کے لئے خاموشی کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔ دارالعلوم عربیہ کے سابق ادرس مولوی مبارک دین صاحب علیحدہ ہو چکے ہیں۔ نئے مدرس مولوی محمد نازہ گل صاحب تعلیم دے رہے ہیں۔ ماہِ دسمبر میں سالانہ جلسہ کے انعقاد کا علاقہ بھیرہ میں عمدہ اثر ہوا۔ نقشہ آمد و خروج بابت ماہِ نومبر و دسمبر ۱۳۶۹ء و جنوری و فروری و مارچ ۱۳۷۰ء اپریل کے رسالہ میں یکجا شائع ہونگے۔ جن اصحاب نے اس عرصہ میں اعانت فرمائی ان کا منفصل تذکرہ اپریل کے رسالہ میں درج ہوگا۔ ماہِ مارچ کا رسالہ فتویٰ منبر ہوگا۔ اس کی اشاعت کے لئے خاص طور پر توجہ دے رہے۔ مخلص و مہمرد اصحاب سے توقع ہے۔ کہ اس کی کئی کئی کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کریں گے۔ درخواستیں جلدی بھیج دیں۔ دارالعلوم عربیہ میں اس سال رمضان لیبارک میں تعطیل نہیں کی گئی۔ نئے سال کا داخلہ ۵ شوال سے شروع ہوگا۔ خادانِ اسلام کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں مسلمانوں کو ترغیب و کیان کے بچوں کو تعلیم کے لئے شوال کے پہلے مہینہ میں ہی روانہ کر دیں۔

انجمنِ اسلامیہ
بھیرہ دی ب
۱۳۷۰ھ

حزب الانصار کے سالانہ جلسہ پر حزب قیام کے کثیر تعداد میں اصحاب مل ہوئے

ضلع شالہ } محکمہ تحصیل خوشاب۔ حقنور پور۔ چاوہ۔ بدھ پور۔ سیل۔ وچن کوٹ۔
 پور۔ کوٹ۔ چک نمبر ۲۸۔ راجپوتانہ۔ پتھر۔ پنڈت جیم شاہ۔ چک نمبر ۱۰۔ دھوکا۔
 فتح آباد۔ خان محمد والا۔ میانہ۔ سرگودھ۔ بھٹوان۔ ساہی وال۔ ذوق۔ مٹھی نور۔
 چک قاضی مٹھی ولانہ گاکھڑا۔ منڈی بھٹوان۔ چتر۔ سالم۔ رتکالہ۔ سہاوالہ۔
 حجابہ۔ پنڈی کوٹ۔ حجابیاں۔ چک رائیس گاکھڑا۔ بھابڑہ۔ ڈھل۔ چک نمبر ۱۰۔
 صاحب دوال۔ چاہ راجہ والہ۔ چک ۱۰۔ منڈی نور خانوالہ۔ چک نمبر ۱۱۔ چوہن۔ چک نمبر ۱۰۔
 دھوری۔ فتح پور۔ دیوال۔ لیلیانی۔ چک ۱۲۔ چوکی بھاکٹوالہ۔ چک ۱۳۔ شانیخرو۔
 کوٹ۔ گوند پور۔ چک ۱۴۔ شالی۔ چک ۱۵۔ شالی۔ کوٹ منانہ۔ سردار پور۔ حجابہ۔
 من دیس۔ بھٹی ہرن۔ تحصیل شاہ پور۔ ڈھر۔ راجہ۔ گھنگوال۔ چکیاں۔ کل والا۔
 کولیاں۔ خوشاب۔ مرویاں والا۔ دیر دوال۔ ٹہی۔ مٹھک۔ چک ۱۶۔ جنوبی۔
 سدا کبھہ۔ چک ۱۷۔ ڈھر۔ شیخ دالوک۔ کورڈھی وغیرہ وغیرہ۔

ضلع جہلم } جہلم۔ چیکوال۔ پنڈوا۔ دھان۔ ہرن پور۔ احمد آباد۔ کنڈال۔ رتہ۔
 جہلم۔ جہلم۔ ٹوکر۔ کسلیاں۔ چلیہ۔ بھکیاں۔ عیسیٰ وال۔ شنداسر۔
 سر۔ ماٹن۔ مہرا۔ حقہ۔ حوال۔ چھوٹی۔ میرے۔ بھال۔ ندر پستی۔ میدان۔ پیر۔
 پیر کھارا۔ ونیار۔ ڈھکیاں۔ ضمہ رانہ۔ گول پور۔ لاچھی۔ منار۔ بھٹال۔ پیر۔
 وسان۔ بھجپال۔ خرو۔ بھڈوالہ۔ سروہ۔ ڈھلی۔ سرکان۔ کریالہ۔ ڈھکی۔
 ڈھکی۔ گچاوالہ۔ کنڈل۔ پور۔ ڈھوک ٹالہ۔ کھیوٹہ۔ چوہا۔ سیدن شاہ۔
 کوڑے۔ بھجپال۔ کتان۔ بولہ۔ حیدر رانہ۔ ڈھاک۔ چھوٹہ۔ کھیال۔ ٹوہہ۔
 ڈھوال۔ چک حجابہ۔ اوران۔ پرن دال۔ کوٹہ۔ مہار۔ دتہ۔ بھٹپ۔

ضلع گجرات } لالہ مری۔ پنڈی بہاؤ الدین۔ گھوٹ پور۔ میانہ۔ گونڈل۔

گڑھ - بہت - مونہ ڈپو - کھول - بال - رکن - جودال - چک - ڈو - چوٹ - ہل
گجرات - شہر - سوہاوا - گھنیا - گوڑھ - سہریہ - چنڈ - وغیرہ - وغیرہ -

منتقل اضلاع پنجاب - گوجرانوالہ - وزیر آباد - کیمپ پور - سیالکوٹ -
پنڈی بھٹیاں - لاہور - وغیرہ - وغیرہ -

ملکانہ ضلع - جھنگ - سندھی ضلع - لائل پور - چنیوٹ - جھنگ سیال - پشاور - ریاست
کشمیر - موٹہ - تھوڑا - جھوں - سر ضلع - جھنگ - کوٹ - میاڑالی - کیمپ
نہ گنگ - چینی ضلع - ٹک - کوٹ - پٹی شاہ ضلع - جھنگ - چک - جھمہ - سانگلہ
پنڈی بھٹیاں - لاہور - وغیرہ - وغیرہ -

نوٹ : صحیح تعداد اور جائے سکونت کا اندازہ کرنا مشکل تھا - جتنا
کے اسماء معلوم ہو سکے - درج کئے گئے ہیں - اصلی تعداد اس سے بہت
زیادہ ہے :

دروناک حادثہ

مورخہ فردی سہ بوقت شام بھلوال سے لاری پر سوار ہو کر بھیرہ جانیکی
نیت سے خاکسار مدیر کے براہر بزرگ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب بکوی روانہ
ہوئے - سوئے اتفاق سے لاری راستہ میں ایک درخت سے ٹکرائی - تمام
سواروں کو چوٹیں آئیں - سید غلام حسین شاہ و شیخ مظفر الدین ایڈیٹر ان میونسپل
جرنل بھی زخمی ہوئے - حضرت مولانا محمد ح کے دماغ کو سخت ضرب لگی -
جس سے فارج گر گیا - حالت سخت تشویشناک تھی - خدا کے فضل و کرم
سے آج مورخہ فردی کو حالت توبہ صحت معلوم ہوتی ہے - قارئین کرام
دعا فرمائیں - اللہ تعالیٰ جلدی صحت کاملہ عطا کرے - اللہ تعالیٰ سب جلدی شفا دے آمین
ہیں دیگر جوہن کیا فہ کامل ہمدی ہے - اللہ تعالیٰ سب جلدی شفا دے آمین

حقیقتہ شیعہ مذہب شیعہ کی حقیقت کا انکشاف جس کی ترویج سے
شیعہ عاجز ہیں مولوی قلیبی شاہ صاحب کی زبردست
تصنیف کے مکمل بیچ کر بغیر طلب فرمائیں :
پتہ (شیخ رسالہ شہر اسلام بھیرہ)

شکر مجاہدین

- حب ذیل حضرات نے تفصیل ذیل کتب خانہ حزب الانصار کے لئے عطا فرمائیں۔
- ۱۔ صاحب زادہ غلام فرید صاحب لکھنؤ ال ضلع گجرات۔
تفسیر خازن کھلم مطبوعہ مصر متحدہ جلد بر حاشیہ معالم التشریل۔ یک نسخہ
رسائل تغلیب الاسلام۔ النجم الثاقب وغیرہ مع منیۃ المصلیٰ۔
- ۲۔ حکیم حافظ غلام حیدر صاحب بھیرہ۔ رسالہ التعلیم القرآن کے چند نسخے۔ مکرر مایہ وغیرہ۔
- ۳۔ مولوی محمد عبید اللہ صاحب ڈیرہ غازی خان
سین المبتدی چند نسخے۔ حج شتفرق ترکیب وغیرہ۔
- ۴۔ حضرت مخدوم عالم سجاد نشین صاحب سیال شریف۔ آفتاب ہدایت یک نسخہ
- ۵۔ مولوی محمد سہیل صاحب حلال پوری کلمۃ الحق۔ اسلامی اصول کی خلافتی۔
معہ دیگر رسائل۔
- ۶۔ میاں محمد حیات صاحب رئیس کوٹہ فضل احمد۔ ذوالفقار قہار۔ ۸ نسخہ
- ۷۔ شیخ صاحب دین صاحب بجم بھیرہ کتب شتفرق لادب میزرائیہ مثلاً حشر چشم بیہ
نکشف الخطا وغیرہ قریب ۱۰ رسائل۔
- حب ذیل حضرات نے رسالہ الشمس الاسلام کے خریداریہ بنا کر اعانت فرمائی۔
- فوجہم اللہ حسن الخیر۔
- مولانا صاحبزادہ محمد حسین صاحب سجادہ نشین مولانا شریف ۸۔ ٹولکٹر ویرہ۔
- صاحب لدھیانہ ۱۔ غلام حسن صاحب کپڑا لاہور۔ ۳۔ منشی محمد شریف بھیرہ
چک ضلع لائل پور۔ ۱۔ مہر سلطان محمد صاحب میرا۔ ۳۔
- جن اصحاب نے مالی امدادیں حصہ لیا۔ ان کے اسماء درج خول ہیں۔
- حضور پیر سید طاہر جماعت علی شاہ صاحب قلعہ علی پوری ۱۰ نسخہ
- میاں محمد ظہور صاحب غوجہتہ۔ عتقہ روپیہ نقد۔ اور دس روپیہ مایہ کا وعدہ
- مولانا شاہ شرف الدین صاحب کرگھر صوبہ بہار۔ پانچ روپیہ۔

مولانا محمد یحییٰ صاحب قاضی بھوبالی تین روپیہ حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب سرسندی سجادہ نشین درگاہ ٹنڈا ساہی صاحب سندیہ پانچ روپیہ۔

محمد دین صاحب چٹھی رسان ٹک گنگ دس روپیہ

نذیرہ منشی عبدالحکیم صاحب شیخ بھائر متصل راولپنڈی۔

قاضی غلام سبجانی صاحب نقیر۔

اس کے علاوہ سالانہ جلسہ کے موقع پر مشہور مضافات کے مسلمانوں

نے نمایاں طور پر امداد میں حصہ لیا۔ خاص طور پر شیخ غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار

حشت۔ سیال غلام حسین صاحب مندر۔ میاں محمد شریف صاحب نعت خوان۔

قاضی فضل الہی صاحب۔ اللہ دین اماسی۔ محمد دین صاحب عرائض نویس۔

قاضی شیر محمد صاحب۔ سکندر خان صاحب ٹھیکیدار۔ مستری کریم بخش۔

جناب احمد صاحب ساکن پنڈی کوٹ۔ قریشی امام الدین صاحب ساکن

ٹھٹھی والا وغیرہ کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پوری تفصیل ماہ اپریل

کے رسالہ میں انشاء اللہ درج ہوگی۔ فخر ہم اللہ احسن الجزا

حفظان صحت

(از حکیم حافظ غلام جیلانی صاحب بھیرہ)

گذشتہ مئی کے مضمون کے سلسلہ میں میں نے کھانے کے متعلق چند ہدایات

ماہرین کی خدمت میں پیش کی تھیں۔ آج کی صحبت میں کھانے کی مختلف چیزوں

کی نسبت فرداً فرداً واقفیت بہم پہنچائی جائیگی۔

دودھ۔ دودھ ایک نہایت عمدہ اور کامل غذا ہے۔ کیونکہ اس میں وہ تمام

اجزاء پائے جاتے ہیں جو جسم انسان کی پرورش کیسے لازمی ہیں۔ مختلف حیوانات

دودھ کی خاصیت بھی مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ سب بہتر دودھ گائے کا ہوتا ہے

بھینس کے دودھ میں اگرچہ غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن وہ دیرپہم و لقیل

ہوتا ہے۔ اس کے ہمیشہ زیادہ مقدار میں پینے والے اکثر موتے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ

ان کی عقل بھی مٹی ہو جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

مرآۃ انصار فی الاسلام

اگر آپ دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ تو حزب الانصار کی امداد کیلئے ملاحظہ فرمائیے۔ اس کے رکن جنگدوں کے مقاصد کی اشاعت کو پناہ فرمیں سمجھیے۔ عرصہ زمانی سال شہ جماعت نہایت خاموشی کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ دینی تعلیم کیلئے اعلیٰ پیمانہ پر جامع مسجد بھیرہ میں دارعلوم عزیزیہ قائم ہو چکا ہے۔ ماہواری رسالہ شمس الاسلام اور مبلغین کے ذریعہ احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ دیہات کی جاہل مسلم آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد کرنے اور انہیں روافض و مزاریت کے دام ویر سے نجات دلانے کیلئے نہایت سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ بھیرہ میں ایک پیشان وقفی کتب خانہ (لائبریری) کا قیام زیر تجویز ہے مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔

یادِ سرگرمی

شمس الاسلام کا خریدار بننا یا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنے میں امداد دینا ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ حزب الانصار کو رسالہ کے مالی مصارف سے جلد از جلد سبکدوش کر دیں۔ حزب الانصار کے تمام کارکن محنت کام کر رہے ہیں۔ صرف طباعت و کتابت و فائدہ کے مصارف پورا کرنے کیلئے جدوجہد سے کام لیتا پڑتا ہے۔ یقین جانئے کہ رسالہ کا براہ کسی جگہ جانا ایک مکمل عالم مبلغ اور مناظر کے جانے کے برابر ہے۔ کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ رہے کہ جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اہل وہ اہل محاذ چنڈہ کر کے اپنے امام مسجد کے نام جاری کر دیں۔ ایسے امامان مساجد کا فرض ہے۔ کہ رسالہ کے مضامین سے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا کریں۔

(منیجر دفتر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ پنجاب)

مختصر

دفتر سالہ شمس الاسلام چہرہ میں مندرجہ ذیل تبلیغی کتب بلکے فروخت وقت موجود ہیں
 ان کتب میں سے جو ایک مفت تقسیم کر کے خدا کی بارگاہ سے اجر عظیم حاصل کر سکتے ہیں جو مسلمانوں
 کو چاہیے کہ ان کتب کو اپنی جلدی طلب کریں اور اطلاع داریں جو مسلمانوں

- | | | |
|---|--|--|
| <p>بارقہ ضیغیہ
میزانوں کی بارگاہ کتاب
تفہیمات پر مرقعات نظر
قیمت ۳۰</p> | <p>فتاویٰ تبت الخفیہ
سند و سندہ و بیانی کے مددگار
کا متفقہ فتویٰ و بارگاہ ارتداد
میزانیاں رد و اقصیٰ و غیرہ
قیمت ۵۰</p> | <p>حقیقہ شیعہ
ہدایت کے سرستاروں
کا اثبات مذہب شیعہ
کی معتبر کتاب و بارگاہ
تفہیمات پر مرقعات نظر
قیمت ۳۰</p> |
| <p>اعینہ مذہب شیعہ
شیعوں کے اصول و
فروع کا مجموعہ نہایت مفید
کتاب ہے
قیمت ۳۰</p> | <p>مکملی جواہر
سالہ ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱
کے مجموعہ موجود ہیں
کتابت ہو جائے گی
قیمت ۳۰</p> | <p>کھجکھاؤ و نقارہ
شیعوں کا ایک سالہ انوار
کار و محمولہ ایک کلمہ اور
کتاب چھپکر مفت طلب
کریں</p> |
| <p>سماع الارارہ
سالہ سماع پر مرقعات فیصلہ
بیتار کتاب اخلاص فقہ و
تصویب سے اس مسئلہ
پر دینی دلیلی ہیں
قیمت ۳۰</p> | <p>اسلامی سیرت المال
زکوٰۃ و صدقات و عشر کے
متعلق کتب فقہ کا خلاصہ
تمام مسائل کا مجموعہ
قیمت ۲۰</p> | <p>سودا الخمرزا
جس میں مرزا کا مرقع ہونا
اس کی اپنی کلام سے ثابت
کیا گیا ہے
قیمت ۳۰</p> |

مکتبہ منجر سالہ شمس الاسلام (میزانین)